کا درس دینے کے بعد فارغ التحصیل فضلاء اور اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ مغرب امریکہ اور سارے یہود و نصاریٰ ملت مسلمہ اور عالم اسلام کے خلاف نئی صف بندی کر چکے ہیں ان کا مقابلہ اسلامی ممالک کے حکمران سیاستدان اور جرنیل نہیں بلکہ دینی مدارس سے وابستہ علماء طلبا دینی اور جہادی قوتوں نے کرنا ہے۔ اسلیئے ہمیں بھی نئے سرے سے صف بندی کرنی ہوگی۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ صرف علماء اور طلباء اور مشائخ کے لحاظ سے پاکستان کے اس بڑے اجتماع میں پاکستان اور افغانستان سے ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ فارغ التحصیل ہونے والے ایک ہزار علماء فضلاء حفاظ قرآن کی دستار بندی اور الوداعی تقریب میں بڑے رقت آمیز اور جذباتی مناظر سامنے آئے و تقفے و تقفے سے ایک لاکھ کا مجمع چیخ و بکا میں ڈوب جاتا۔ مولانا سمیع الحق نے زندگی کے پرخار میدانوں میں فتنوں کا سامنا کرنے والے فضلاء سے کہا کہ آپ کے سروں پر پگڑی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ ذمہ داریوں کے پہاڑ رکھے جا رہے ہیں۔ عالم کفر سارا آپ کے خلاف میدان میں اتر چکا ہے۔ آپ نے ایمان و یقین جہاد و عزیمت اور تدبر و فراست سے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے۔ افغانستان کے حکمران طالبان کے رہنماؤں' وزراء اور ہزاروں افغانی طالبان کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ ساری دنیا کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں آپ نے اسلام کے عادلانہ فلاحی نظام کے قیام میں ہر ممکن احتیاط سے کام لینا ہوگا ورنہ دشمن آپکی کسی بھی خامی کو اسلامی نظام کی ناکامی کے طور پر پیش کرے گا۔ اور صدیوں تک اسلامی نظام کی راہیں محدود ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ پوری ملت کفر طالبان کے خلاف ایک ہو چکی ہے مگر طالبان کو اللہ کی نصرت پر جب تک یقین کامل ہوگا غلبہ اور فتح ان کے قدم چومے گی۔

مولانا سمیع الحق نے فلسطین میں اسرائیلیوں کے مظالم اور امریکہ کی منافقانہ چالوں کو طشت ازبام کرتے ہوئے کہا کہ پوری ملت کو اس کی حفاظت اور تقدس کیلئے اٹھنا چاہیے کہ جہاد فرض ہو چکا ہے۔ مولانا سمیع الحق نے امریکہ کو وارننگ دی کہ اگر اس نے ایک بار پھر اسامہ بن لادن کی آڑ میں افغانستان پر حملہ کیا تو پوری ملت بالخصوص پاکستان اور افغانستان کے علماء ان کے خلاف اعلان جہاد کر دیں گے۔ پھر کسی بھی امریکی یہودی اور عیسائی کو کہیں بھی پناہ نہیں ملے گی۔ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم مولانا انوار الحق نے افتتاحی خطاب میں ملک و بیرون ملک کے گوشہ گوشہ سے آنے والے علماء کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ دارالعلوم کے استاد حدیث ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ نے خطاب کرتے ہوئے علماء اور فضلاء کو ان کی نازک ذمہ داریوں پر توجہ دلائی اور تمام مسلمانوں سے دارالعلوم کے استحکام اور ترقی کے لئے اپنا فرض ادا کرنے کی اپیل کی ۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تحریک طالبان کے مرکزی رہنما اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کے خاص قاصد وفاقی وزیر تعلیم و تربیت مولانا محمد امیر خان متقی نے کہا کہ آج ہمارے شہداء اور سینکڑوں فضلاء حقانیہ کی قربانیوں کے نتیجہ میں

افغانستان اسلامی نظام نافذ ہے۔ آج ہم انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں دارالعلوم حقانیہ نے ہمیں علم کی روشنی کے ساتھ ایمان و جہاد کے نور سے آراستہ کیا۔ انہوں نے علما اور طلباء کو اس نازک موقع پر اپنی مسولیت سے عہدہ برآہ ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی دھمکیاں ہماری کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کی امداد پر بھروسہ ہے کفر کی ساری دنیا کو ہمارے ساتھ نہیں بلکہ اسلامی نظام کے ساتھ دشمنی ہے۔ اکوڑہ خٹک کی سیاسی وادبی شخصیت جناب محمد اجمل خٹک نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ نور ہدایت کی شعاعیں حقانیہ سے عالم میں پھیل رہی ہیں۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے کہا کہ میری زندگی کا بڑا اعزاز ہے کہ میں گلشن حقانیہ کے شگفتہ پھولوں سے خطاب کر رہا ہوں۔ پاکستان اور افغانستان یک جاں اور دو قالب ہے۔ ساری دنیا عالم اسلام کے خلاف صف آرا ہو چکی ہے۔ افغانستان کے طالبان نے حمیت و خوداری کی بے مثال روایات زندہ کی ہیں۔ امریکہ کے سامنے طالبان کا ڈٹ جانا اس ادارہ کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ آج جہاد کا جذبہ ایٹمی سائے میں پروان چڑھ رہا ہے ہماری نظریں طالبان کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اور چاہتے ہیں کہ مکمل طور پر اسلام کا حسین نقشہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس تاریخی اجتماع میں جنرل پرویز مشرف سے مکمل اسلامی نظام نافذ کرنے اور اسلام دشمن این جی اوز اور کیبل نیٹ ورک پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ کے اختتام پر دارالعلوم حقانیہ کے سابق شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید اور شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب نے پرسوز دعاؤں سے فضلاء اور حاضرین کو نوازا۔ جس میں پورے عالم اسلام کے دعائیں کی گئیں۔"

دارالعلوم کے سالانہ امتحانات

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو دارالعلوم کے زیر اہتمام تمام درجات کے سالانہ امتحانات ہوئے۔ یہ امتحانات ۲۱ اکتوبر سے لے کر ۲۵ اکتوبر تک جاری رہے۔ جس میں طلبہ نے انتہائی نظم و نسق کا مظاہرہ کیا اور اساتذہ کرام کی ہدایات کے مطابق بھرپور محنت کی اسکے بعد وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر انتظام امتحانات مورخہ ۲۸ اکتوبر ۲۰۰۰ کو شروع ہوئے۔ اور ۲ نومبر تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئے۔

غیر ملکی ذرائع ابلاغ کی مسلسل آمد

مشہور سکالر اور تجزیہ نگار خاتون میناتجی ۵ نومبر ۲۰۰۰ بروز اتوار کو دارالعلوم تشریف لائیں۔ آپ نے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے بات چیت بھی کی۔ آپ نے دارالعلوم حقانیہ کا معائنہ کیا۔ برٹش ہائی کمیشن کے پولیٹیکل سیکرٹری رچرڈ ڈنکسن بھی تشریف لائے اور حضرت مولانا کے ساتھ افغانستان اور عالمی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا اس کے علاوہ حسب سابق میڈیا سے